www.KitaboSunnat.com

تذکرۃ المشاہیر

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی
فاضل مدینہ یونیورسٹی

مولودِ کعبہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت حکیم بن حزامؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور اور جلیل القدر صحابی، اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بھتیجے اور حضرت زبیر بن العوامؓ کے چچا زاد ہیں۔

منفرد خصوصیت

واقعہ فیل سے بارہ تیرہ برس قبل آپ کی ولادت کعبہ مشرفہ کے اندر ہوئی۔ اور یہ ایک ایسی منفرد اور بے نظیر خصوصیت ہے جو پوری کائنات میں آپ کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔

واقعہ یوں ہے کہ آپ کی والدہ حاملہ تھیں۔ چند قریشی عورتوں کے ہمراہ بیت اللہ کی زیارت کیلئے تشریف لے گئیں ۔ وہیں شدت سے درد شروع ہو گیا۔ بامر مجبوری انہیں کعبہ کے اندر لے جایا گیا۔ اللہ کے حکم سے اسی موقعہ پر وہیں حکیم مولود ہوئے۔ نیچے بچھائے ہوئے کپڑے وغیرہ جو آلودہ ہوئے۔ وہ زمزم کے حوض پر دھوئے گئے۔ مصعب کا بیان ہے کہ جب اسلام غالب آیا تو ان دنوں قریش کی مشہور مشورہ گاہ "دارالندوہ" انہی (حکیم) کے زیر تصرف تھا۔ انہوں نے وہ مکان حضرت معاویہؓ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں فروخت کر دیا۔ طبرانی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپؓ نے وہ تمام رقم اللہ کی راہ میں صدقہ کر دی تھی۔

ابن زبیرؓ نے کہا کہ آپؓ نے قریش کی ایک اہم جگہ فروخت کر دی ہے تو کہنے لگے "ذھبت المکارمُ اِلاَّ التقویٰ" کہ تقویٰ کے علاوہ ایسی تمام خوبیاں برباد ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حکیمؓ بڑے دانا، عقل مند، فاضل، متقی، رئیس اور مستغنی قسم کے انسان تھے۔ آپ فتح مکہ کے روز قبولیت اسلام سے سرفراز ہوئے۔ یعنی آپ فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہونے والوں میں سے ہیں۔

آپ خود اور آپ کے بیٹے عبداللہ، خالد، یحیٰ اور حشام صحابی ہیں۔ آپ مؤلفۃ القلوب میں سے ہیں۔ اسلام قبول کیا تو اس کا حق بھی خوب ادا کیا، جنگ بدر میں کفار مکہ کی طرف سے مسلمانوں کے مقابلہ میں آئے، شکست کھا کر واپس ہوئے اور جان بچائی۔

بیان آتا ہے کہ آپ جب قسم اٹھاتے تو فرمایا کرتے "لَا وَالَّذِیْ نَجَّانِیْ یَوْمَ بَدْرٍ" کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بدر کے دن نجات دی اور بچا لیا۔

نیکی اور سخاوت

آپ شروع ہی سے بڑے نیک اور سخی تھے آپ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یارسول اللہ میں دور جاہلیت میں جو اچھے کام کیا کرتا تھا کیا مجھے ان کا بھی اجرو ثواب ملے گا؟

تو آپؐ نے فرمایا: تم جو نیک اعمال پہلے کر چکے ہو، تمہیں ان کا بھی اجر و ثواب ملے گا۔ (صحیح البخاری مع الفتح ۳/۳۰۱ باب من تصدق فی الشرک ثم اسلم و صحیح مسلم، باب حکم عمل الکافر اذا اسلم بعدہٗ ۲/۱۴۱)

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حکیمؓ نے فرمایا: قسم اللہ کی، میں نے جو اچھے اعمال دور جاہلیت میں کیے تھے اب دوبارہ کروں گا۔ چنانچہ آپ نے قبل از اسلام ایک سو غلام آزاد، اور ایک سو اونٹ صدقہ کیے تھے۔ آپؓ نے دوبارہ اسی قدر غلام اور اونٹ صدقہ کیے۔

حج کیلئے تشریف لے گئے تو آپ کے ہمراہ سو اونٹ، سو غلام اور ایک ہزار بکریاں تھیں۔ اونٹوں پر شاندار قسم کی چادریں ڈالی ہوئی تھیں۔ حج کے روز میدان عرفہ میں وہ سب اونٹ اور بکریاں صدقہ اور تمام غلام آزاد کر دیئے۔ ان غلاموں کی گردنوں میں چاندی کی تختیاں تھیں۔ جن پر یہ الفاظ کندہ تھے۔ "عُتَقَاءُ اللّٰہِ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ" کہ یہ تمام غلام حکیم بن حزامؓ کی طرف سے لوجہ اللہ آزاد ہیں۔

استغناء

حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے مجھے دیا میں نے دوبارہ سوال کیا تو آپ نے دے دیا، میں تیسری بار مانگا تو بھی آپ نے دے دیا اور فرمایا

حکیم! یہ مال بڑا خوشنما اور پسندیدہ ہوتا ہے جو شخص اِسی سخاوتِ نفس کے ساتھ یعنی لالچ کے بغیر حاصل کرے، اس کیلئے اس میں برکت ہوتی ہے اور جو شخص لالچ کے ساتھ اسے حاصل کرے۔ اُس کیلئے اس میں برکت نہیں ہوتی۔ اور اس کی مثال اس کی سی ہے جو کھاتا جائے اور سیر نہ ہو۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے یعنی دینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ میں (حکیمؓ) نے یہ سن کر کہا

"قسم اس ذات کی جس نے آپ کو دین حق دے کر مبعوث کیا ہے میں آپ کے بعد کسی سے کچھ نہ مانگوں گا۔"

آپ اپنے اس عہد پر آخر تک قائم رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو مال دینے کیلئے بلاتے تو آپ لینے سے انکار کر دیتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آپ کو بلایا تو آپؓ نے عطیہ لینے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔

"لوگو! گواہ رہنا کہ میں مالِ فے میں سے حکیمؓ کا حصہ انہیں دیتا ہوں وہ از خود لینے سے انکاری ہیں (یعنی حصہ کی ادائیگی میں ہماری طرف سے کوئی کوتاہی نہیں یہ خود نہیں لینا چاہتے) چنانچہ حضرت حکیمؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے کچھ نہ مانگا۔

(صحیح البخاری ۳/۳۳۵۔ حدیث نمبر ۱۴۷۲)

وفات

آپ کی وفات ۵۴ھ بزمانہ خلافت حضرت معاویہؓ مدینہ منورہ میں "بلاط الفاکہہ" اور "زقاق الصواغین" کے قریب واقع ان کے اپنے مکان میں ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بوقت وفات آپ کی زبان پر لاالٰہ الااللہ کے کلمات جاری تھے۔ اور فرماتے تھے۔

قَدْ كُنْتُ أَخْشَاكَ وَأَنَا الْيَوْمَ أَرْجُوكَ

کہ یااللہ! میں تو تجھ سے ڈرتا تھا لیکن آج مجھے تجھ سے حسن انجام کی امید ہے۔

ایک اور عجیب اتفاق

وفات کے وقت آپ کی عمر ایک سو بیس برس تھی۔ عجیب اتفاق ہے کہ آپ نے نصف عمر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاہلیت (کفر) میں اور نصف عمر بحالتِ اسلام بسر کی۔

آپ کی ولادت فی الکعبہ کے متعلق اہل علم کی تصریحات

اہلِ علم نے کعبہ میں آپ کی ولادت کے متعلق تصریح کی ہے ۔ بعض نے تو اس حد تک صراحت سے لکھا ہے کہ آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کوئی دوسرا شخص بیت اللہ میں مولود نہیں ہوا۔

شیعہ حضرات امیرُ المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کی بھی ولادت کعبہ میں ہوئی تھی مگر کسی مستند حوالہ سے ان کے بارے میں یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچ سکی۔

۱۔ امام مسلم بن حجاجؒ کی شہادت

امام موصوف اپنی مایہ ناز کتاب "صحیح مسلم" میں فرماتے ہیں۔

" وَلِدَ حَكِيمُ ابْنُ حَزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً"

(باب ثبوت خیار المجلس للمتبایعین ۱۰/۱۷۶)

کہ حکیم بن حزام کی ولادت کعبہ مشرفہ کے اندر ہوئی اور انہوں نے ایک سو بیس سال عمر پائی۔

۲۔ امام سیوطیؒ کی شہادت

كَانَ مَوْلِدُهُ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ (تدریب الراوی، طبع جدید ۲/۳۵۸)

۳۔ "ولد فی جوف الكعبة" (ربیع النسرین للسیوطی ص ۴۹)

کہ حکیم کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی۔

۴۔ امام نوویؒ کی شہادت

امام موصوف شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں وَمِنْ مَنَاقِبِهِ أَنَّهُ وَلِدَ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا شَارَكَهُ فِي هٰذَا (شرح صحیح مسلم ۲/۱۴۲)

کہ حکیم بن حزام کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی۔ بعض اہلِ علم کا کہنا ہے کہ "کوئی دوسرا شخص اس خصوصیت میں ان کا شریک نہیں"

۵۔ وُلِدَ حَكِيمُ ابْنُ حَزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَلَا يُعْرَفُ أَحَدٌ وُلِدَ فِيهَا غَيْرُهُ فَأَمَّا مَا رُوِيَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وُلِدَ فِيهَا فَضَعِيفٌ (تہذیب الاسماء واللغات للنووی ۱/۱۶۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حکیم کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی۔کوئی دوسرا شخص اس کے اندر مولود نہیں ہوا۔ حضرت علیؓ کے بارے میں جو یہ بات بیان کی جاتی ہے تو یہ قول اہلِ علم کے نزدیک ضعیف ہے۔

۶۔ قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ : كَانَ مَوْلِدُ حَكِيْمٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ
(تدریب ۲/۳۵۹ و تہذیب التہذیب ۲/۴۴۸)

۷۔ عن علی بن غنام یقول وُلِدَ حَكِيْمُ بْنُ حَزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ دَخَلَتْ أُمُّهُ الْكَعْبَةَ فَمَخَضَتْ فِيْهَا فَوَلَدَتْ فِي الْبَيْتِ (المستدرک للحاکم ۳/۴۸۲)

ان دونوں قولوں کا مفہوم بھی یہی ہے کہ حکیم بن حزام کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی۔

۸۔ مصعب بن عبداللہ کہتے ہیں كَانَتْ وَلَدَتْ حَكِيْمًا فِي الْكَعْبَةِ وَلَمْ يُوْلَدْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فِي الْكَعْبَةِ أَحَدٌ (المستدرک للحاکم ۳/۴۸۳)

کہ ان کی والدہ نے انہیں کعبہ کے اندر جنم دیا۔ ان سے پہلے اور بعد کوئی بھی کعبہ کے اندر پیدا نہیں ہوا۔

اس پر امام حاکم لکھتے ہیں کہ اس آخری بات میں مُصعب کو وہم ہوا۔ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی تھی۔
(ملاحظہ ہو المستدرک ۳/۴۸۳)

۹۔ قال شیخ الاسلام : وَلَا يُعْرَفُ ذٰلِكَ لِغَيْرِهِ وَمَا وَقَعَ فِي الْمُسْتَدْرَكِ أَنَّ عَلِيًّا وَلَدَ فِيْهَا فَضَعِيْفٌ (تدریب الراوی ۲/۳۶۰)

شیخ الاسلامؒ فرماتے ہیں کہ یہ خصوصیت ان کے علاوہ کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ مستدرک میں حضرت علیؓ کے بارے میں جو منقول ہے وہ ضعیف ہے۔

۱۰۔ ابن عبدالبرؒ کی شہادت

آپ فرماتے ہیں: کہ حکیم کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔(الاستیعاب ۱/۳۶۲)

۱۱۔ وَلَدَ حَكِيْمٌ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَلَا يُعْرَفُ أَحَدٌ وَلَدَ فِيْهَا غَيْرُهُ وَأَمَّا مَا رُوِيَ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَلَدَ فِيْهَا فَضَعِيْفٌ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ (بحوالہ اتحاف ۲/۴۰)

کہ حکیم کی ولادت کعبہ کے اندر ہوئی اور کوئی دوسرا شخص اس خصوصیت میں ان کا شریک نہیں حضرت علیؓ کے بارے میں یہ بات اہل علم کے نزدیک ضعیف ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ